بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل و دوئم

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

مترجم

سیّد المفسرین ادیبِ اعظم

مولانا سیّد ظفر حسن صاحب قبلہؒ امروہوی

(مصنف (۲۱۷) دو سو سترہ کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

مترجم

سید المفسرین ادیبؒ اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہؒ امروہوی

(مصنف دو سو سترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

سے سرفراز فرماتے رہیں گے تو ہم جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ وما توفیق الا باللہ

دعاگو

احقر الزمن سید ظفر حسن نقوی
مترجم کتاب ہذا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر .. .. ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۵ کراچی

مطبع .. .. قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۵ کراچی

کتابت .. .. سید شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت .. .. دسمبر ۲۰۰۳ء بار سوم

ہدیہ .. .. (۲۱۰) دو سو دس روپے

بن کر آیا ہوں تمہاری طرف خصوصاً اور تمام لوگوں کی طرف عموماً۔ تم مرو گے جیسے کہ تم سوتے ہو اور پھر اٹھائے جاؤ گے جیسے کہ تم جاگتے ہو پھر حساب ہوگا اس کا جو کچھ تم کرتے ہو۔ پھر احسان کا بدلہ احسان ہوگا اور برائی کا بدلہ برائی اور ابدی و دوامی جنت و نار ہے اور سب سے پہلے میں نے تم کو ڈرایا ہے۔

قوم جن پر تبلیغ

ابن جبیر سے مروی ہے کہ جب حضرت نے مدینہ کی طرف توجہ کی تو نصف شب کے وقت ایک درخت کے نیچے نماز پڑھنے لگے تو جن کا ادھر سے گزر ہوا اس نے حضرت کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور قرآن کو کان لگا کر سنا چونکہ حضرت کو قوم جن کے انذار کا بھی حکم دیا گیا ہے لہٰذا خدا نے ایک جن کو ارض نینوا سے بھیجا اور حضرت بھی وادی جن میں جو مدینہ سے ایک میل تھا تشریف لے گئے۔ حضرت نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رات کو جنوں پر کلام خدا کی تلاوت کروں تم میں سے کون میرے ساتھ چلے گا پس ابن مسعود ساتھ ہوئے جب جنوں کی گھاٹی میں داخل ہوئے اور قرآن پڑھنا شروع کیا تو جنوں کی ایک کثیر جماعت بادل کی طرح آکر جمع ہوئی اور صبح تک حضرت سے قرآن سنتی رہی حضرت نے مجھ سے کہا تم سمجھے یہ کون تھے میں نے کہا یقیناً وہ جن تھے ان میں سات جن نصیبین کے تھے جن کو ان کی قوم کی طرف آنحضرتؐ نے رسول بنا کر بھیجا۔

فصل ہفتم

کفّار و مشرکین کی بدسلوکی

جب ابولہب نے اظہار دعوت پر اعتراض کیا تو حضرت ابوطالب نے اسے بہت جھڑکا۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ ولید بن مغیرہ قریش کے پاس آیا اور کہنے لگا لوگ کل موسم حج میں جمع ہوں گے اور چونکہ اس شخص کا معاملہ لوگوں میں مشہور ہو گیا ہے لہٰذا لوگ اس کے متعلق سوال کریں گے تو ان سے تم کیا کہو گے ابوجہل نے کہا ہم کہہ دیں گے کہ یہ مجنون ہے ابولہب نے کہا میں تو یہ کہوں گا کہ یہ شاعر ہے عقبہ ابن ابی معیط نے کہا کہ میں کہہ دوں گا یہ کاہن ہے ولید نے کہا میں تو یہ کہوں گا یہ ساحر ہے زوجہ اور شوہر باپ اور بیٹے بھائی اور بھائی کے درمیان جدائی کراتا ہے اسی پر اللہ نے سورۂ نون والقلم نازل فرمایا۔

جب حضرت نے قرآن سنایا تو ابوسفیان ولید۔ عتبہ اور شیبہ نے نضر بن الحرث سے پوچھا محمد کیا کہتے ہیں اس نے کہا یہ

تو وہی پرانے قصے ہیں جو میں تم کو پچھلے زمانوں کے سنایا کرتا ہوں اس کی بابت یہ آیت نازل ہوئی وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا (سورہ الانعام ۶/۲۵) نضر بن الحرث اور عبداللہ بن امیہ نے کہا اے محمدؐ ہم آپ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ جب تک ہمارے پاس خدا کی طرف سے ایسی کتاب نہ آئے جس کی گواہی چار فرشتے دیں کہ یہ اللہ کی بھیجی ہوئی کتاب ہے اور آپ اس کے رسول ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی۔ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ (سورہ الانعام ۶/۷)

قریش مکہ اور یہود مدینہ نے کہا یہ سرزمین ارض انبیا نہیں۔ ارض انبیا ملک شام ہے پس اب شام جائیے اس پر یہ آیت وَإِن كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا ۖ وَإِذًا لَّا يَلْبَثُونَ خِلَافَكَ إِلَّا قَلِيلًا (سورہ بنی اسرائیل ۱۷/۷۶) نازل ہوئی اہل مکہ نے کہا آپ نے اپنی قوم کے مذہب کو چھوڑ دیا اور غالباً اس پر تم کو تمہارے فقر نے آمادہ کیا ہے لہٰذا ہم تمہارے لیے اتنا مال جمع کر دیں گے کہ تمہارا شمار ہمارے اغنیا میں ہونے لگے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ (سورہ الانعام ۶/۱۴) مشرکین سے جب پوچھا جاتا تھا کہ محمدؐ پر کیا نازل ہو رہا ہے تو وہ کہتے پرانے قصّوں کے سوا اور کیا ہے اور یہ بھی کہتے تھے کہ یہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے اس کی تعلیم ایک رومی بلعام دیتا ہے ضحاک نے کہا اس سے مراد انکی سلمان تھے اس پر یہ آیہ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ (سورہ النحل ۱۶/۱۰۳) اور وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ ۖ فَقَدْ جَاءُوا ظُلْمًا وَزُورًا (سورہ الفرقان ۲۵/۴)

جب حضرت نے خانہ کعبہ میں نماز ادا کی تو ایک شخص نے داہنی طرف آکر سیٹی بجانی شروع کی اور دوسرا بائیں طرف تالیاں بجانے لگا۔ یہ دونوں بدر میں قتل ہوئے جب قریش معارضہ قرآن سے عاجز آئے تو لوگوں سے انہوں نے کہا اس قرآن کو مت سنو اور شور و غل مچاؤ تاکہ بے اثر ہو کر رہ جائے اور اس طرح تمہیں غلبہ حاصل ہو۔

ایک بار اہل مکہ نے حضرت سے آکر کہا کیا اللہ کو تمہارے سوا اور کوئی نبی ملا ہی نہیں جو کچھ تم کہتے ہو اس کی تصدیق تو کوئی بھی نہیں کرتا ہم نے یہود و نصاریٰ سے بھی پوچھا وہ کہتے ہیں ہماری کتابوں میں اس کا کوئی ذکر نہیں پس ہمیں بتاؤ تمہارا گواہ کون ہے پس یہ آیت نازل ہوئی۔ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً (سورہ الانعام ۶/۱۹) انہوں نے یہ بھی کہا تعجب ہے کہ خدا کو لوگوں کے پاس بھیجنے کے لیے سوائے یتیم ابوطالب اور کوئی نہ ملا اس پر یہ آیت نازل ہوئی أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ مُّبِينٌ (سورہ یونس ۱۰/۲)

ولید بن مغیرہ نے کہا اگر نبوت حق ہوتی تو میں اس کے لیے زیادہ موزوں تھا کیونکہ میں تم سے بلحاظ سن اور سال زیادہ ہوں اور ایک جماعت نے کہا کہ اگر رسول بھیجنا ہی تھا تو خدا نے مکہ اور طائف کے دو بڑے آدمیوں ابوجہل اور عبد نایل کو کیوں نہ بنایا

اور ابو جہل نے کہا بنو عبد مناف نے شرف میں ہم سے مقابلہ کیا اور کہا کہ ہم میں نبی ہے جس پر وحی ہوتی ہے واللہ ہم اس پر ایمان نہیں لائیں گے اور اس وقت تک اس کا اتباع نہ کریں گے جب تک ہم پر بھی اسی طرح وحی نہ آئے جس طرح اس پر آتی ہے اور ہم پر بھی ایسی ہی آیت نازل نہ ہو جیسی اس پر ہوتی ہے۔

حرث بن نوفل ابن عبد مناف نے کہا ہم جانتے ہیں کہ آپ کا قول حق ہے لیکن ہم اس لیے آپ کا اتباع نہیں کرتے کہ ہمیں یہ خوف ہے کہ عرب ہمیں یہاں سے نکال دیں گے اور ہم میں اس مصیبت کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں۔

نہ حارج نے معانی میں ثعلبی نے الکشف میں زمخشری نے الفائق میں واحدی نے اسباب نزول القرآن میں اور ثمالی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ عثمان نے ابن سلام سے کہا کہ نازل ہوئی محمد پر یہ آیت اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْؕ ۔ (سورہ البقرہ ۲/۱۴۶) اس آیت کی کیا صورت ہے اس نے کہا نبی کو ان ہی صفات سے پہچانتے ہیں جو خدا نے بیان فرمائی ہیں جس طرح ہم بہت سے لڑکوں میں بے تکلف اپنے لڑکے کو پہچان لیتے ہیں قسم خدا کی اس سے زیادہ ہم کو معرفت محمد تھی کیونکہ ہم نے اپنی کتابوں میں ان کی صفتیں پڑھی تھیں۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ یہودی حضرت کی بعثت سے قبل اوس و خزرج قبیلوں سے آنحضرتؐ کی نصرت کے متعلق بیان کرتے تھے مگر جب حضرت مبعوث ہوئے تو انہوں نے اس عداوت میں انکار کر دیا کہ وہ بنی اسرائیل میں کیوں مبعوث ہوئے بشر بن معرور اور معاذ ابن جبل نے ان سے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور اسلام لاؤ کیونکہ محمدؐ کی وجہ سے ہم پر فتح پایا چاہتے تھے جبکہ ہم مشرک تھے اور حضرت کی بعثت کا ذکر کیا کرتے تھے۔ سلام بن مسلم نے کہا یہ وہ نہیں ہیں جن کا ہم ذکر کیا کرتے تھے حالانکہ جب یہودی کفار و مشرکین سے پریشان ہوتے تھے تو کہا کرتے تھے خداوندا ہماری مدد کر نبی آخر الزماں کے ذریعے سے جن کی تعریف ہم نے توریت میں پڑھی ہے لیکن جب حضرت کا خروج قریب ہوا تو کہنے لگے اب زمانہ ظہور آ پہنچا ہمارے قول کی تصدیق ہو جائے گی لیکن حضرت نے ظہور فرمایا تو منکر ہو گئے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ علمائے یہود نے از راہ عداوت آنحضرتؐ کی صفات کو بدل دیا توریت میں اور بجائے فضائل کے اس میں معائب درج کر دیئے۔ جب یہودیوں نے ان سے کہا تم تو بتایا کرتے تھے کہ آخر زمانہ میں ان صفات کا نبی آنے والا ہے تو وہ کہتے حاشا وکلا توریت میں یہ صفات نہیں۔

عبداللہ بن سلام یہودی مسلمان ہو گیا اور اس نے کہا یا رسول اللہؐ آپ میرے بارے میں یہودیوں سے پوچھیے تو وہ کہیں گے وہ ہم میں سب سے زیادہ عالم ہے جب وہ اقرار کر لیں گے تو میں ان سے کہوں گا کہ توریت آپ کی نبوت پر دال ہے اور آپ کی صفات اس میں واضح طور پر بیان کی ہوئی ہیں جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے ویسا ہی کہا اس وقت ابن سلام نے اپنے ایمان کو ظاہر کر دیا۔ یہودیوں نے اس کی تکذیب کی۔

[illegible] عاد و ثمود کے قصے بیان کرتے ہیں اور میں تم کو

رستم واسفندیار کے قصے سناتا ہوں پس لوگ اس کی کہانیاں سننے کے لیے تیار ہو گئے قرآن کا سننا چھوڑ دیا پس یہ آیت نازل ہوئی۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ (سورہ لقمان ۳۱/۶)

ولید بن مغیرہ سے لوگوں نے کہا جو محمدؐ پڑھا کرتے ہیں یہ کیا ہے جادو ہے یا کہانت یا خطبہ وہ ان کو لے کر حضرت کے پاس آیا اور کہا میرے سامنے پڑھیے حضرت نے پڑھا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ اس نے کہا تم تو یمامہ کے ایک شخص کو جس کا نام الرحمٰن ہے پکار رہے ہو۔ حضرت نے فرمایا میں اللہ کو پکار رہا ہوں جس کا نام الرحمٰن الرحیم ہے پھر حضرت نے حم السجدہ کی تلاوت فرمائی جب اس آیت پر پہنچے فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ (سورہ حم السجدہ ۴۱/۱۳) تو اس کا بدن کانپنے لگا اور جسم پر رونگٹے کھڑے ہو گئے اور اٹھ کر اپنے گھر چلا گیا۔ لوگوں نے کہا کیا تم دین محمدؐ کی طرف راغب ہو گئے۔ اس نے کہا ایسا تو نہیں ہے لیکن میں نے ایسا سخت کلام سنا ہے جس سے جسم کانپ جاتا ہے انہوں نے کہا ضرور وہ جادو ہے جو لوگوں کے دلوں کو کھینچ لیتا ہے پس یہ آیت نازل ہوئی ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا (سورہ المدثر ۷۴/۱۱)

عکرمہ سے مروی ہے جب ولید بن مغیرہ نے آنحضرتؐ سے یہ سنا إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ (سورہ النحل ۱۶/۹۰) تو کہنے لگا اس کلام میں حلاوت ہے اور یہ کلام بشر نہیں ہے۔

آیہ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً (سورہ الفرقان ۲۵/۳۲) کے متعلق مروی ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ یہ متفرق ہے اس لیے کہ تمہارا قلب اس سے مضبوط رہے اور اس کی صورت یہ کہ حضرت پر ہر حادثہ کے متعلق وحی ہوتی تھی انبیاء پر جو کتابیں نازل ہوتی تھیں وہ ان کو لکھتے تھے اور پڑھتے تھے اور قرآن نازل ہوا نبی امی پر اور اس لیے کہ اس میں ناسخ و منسوخ ہے اور اس میں جواب ہے امور کے متعلق سوال کرنے والوں کا اور حکایت ہے واقعات حال کی اور حضرت برابر ان کو معجزات دکھلاتے رہتے تھے اور غیب کی خبریں دیتے رہتے تھے اور خدا نے حکم دیا وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ (سورہ طٰہٰ ۲۰/۱۱۴) یعنی قرأت میں جلدی نہ کرو یہاں تک کہ اس کی تفسیر اپنے معین وقت پر تمہارے اوپر نازل ہو جائے۔

نضر بن الحارث نے آنحضرتؐ سے مناظرہ کیا آپ نے اسے خاموش کر دیا اور فرمایا تم اور جس چیز کی پوجا کرتے ہو وہ دوزخ کا ایندھن ہیں حضرت یہ فرما کر وہاں سے چلے آئے ابن زبعری نے کہا اگر میں وہاں ہوتا تو ضرور جھگڑا کرتا کوئی محمدؐ سے پوچھو کیا وہ سب جن کی عبادت خدا کے سوا کی جاتی ہے مع اپنے پجاریوں کے جہنمی ہیں تو ہم ملائکہ کی عبادت کرتے ہیں۔ یہودی عزیر کی اور نصاریٰ عیسیٰ کی تو کیا ان کو وہ جہنمی کہتے ہیں جب حضرت کو معلوم ہوا تو فرمایا اس نے سمجھا ہی نہیں میں نے ماتعبدون کہا ہے اور لفظ ما غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے اور من ذوی العقول کے لیے یعنی ملائکہ اور عزیر اور عیسیٰ ذوی العقول ہیں لہٰذا ان کا تعلق ان سے نہیں۔

یہودیوں نے پوچھا کیا آپ ہمیشہ سے نبی ہیں فرمایا ہاں انہوں نے کہا تو آپ نے گہوارہ میں اس طرح کیوں نہ کلام کیا جس

طرح عیسیٰ نے کیا تھا فرمایا خدا نے عیسیٰ کو بغیر باپ کے پیدا کیا تھا اگر وہ مہد میں کلام نہ کرتے تو مریم سے تہمت دفع نہ ہوتی اور میرے ماں باپ دونوں تھے لہٰذا مجھے مہد میں بولنے کی ضرورت نہ تھی۔ انہوں نے کہا آپ ہمیں کس امر کی طرف بلاتے ہیں فرمایا یہ گواہی دینے کے لیے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تمام معبودوں کی نفی کی طرف بلاتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہم تین سو ساٹھ خداؤں کو پوجتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہم ایک خدا کو کیسے مان سکتے ہیں۔

ایک بار قریش کے کچھ لوگ حضرت کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ ہمارے معبودوں کا ذکر ترک کریں اور یہ کہہ دیں کہ یہ اپنے پجاریوں کی سفارش کریں گے ہم آپ سے اور آپ کے خدا سے تعرض نہ کریں گے۔ اس پر آیہ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا (سورہ الفرقان ۲۵/۵۲) نازل ہوئی۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت پر مشرکین نے کثرت ازواج کے متعلق طعنہ زنی کی اور کہا اگر نبی ہوتے تو نبوت شغل تزوج سے روک دیتا اس پر آیہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً (سورہ الرعد ۱۳/۳۸) نازل ہوئی۔

آنحضرتؐ مقام ابراہیم میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوجہل وہاں آکر کہنے لگا کیا میں نے تم کو اس سے منع نہیں کیا پھر ڈرایا دھمکایا۔ آنحضرتؐ کو اس پر غصہ آیا اور جھڑکا اس نے کہا تم کس چیز سے مجھے ڈراتے ہو اس وادی میں ندا کرنے کے لیے میں سب سے بڑا ہوں پس یہ آیت نازل ہوئی اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۙ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۭ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۙ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۭ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۭ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۭ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۙ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۙ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ (سورہ العلق ۹ تا ۱۸/۹۶)

ابن عباس نے کہا اگر وہ ندا کرتا تو آتش عذاب اس پر نازل ہوتی۔

قریش نے کہا اے محمدؐ تم نے ہمارے معبودوں کو گالیاں دیں اور ہمارے عقلمندوں کو بے وقوف بنایا اور ہماری جماعت میں تفرقہ ڈالا اگر تمہیں مال کی خواہش ہے تو ہم تمہیں مال دیدیں اگر شرف کی خواہش ہے تو تمہیں اپنا سردار بنالیں اور اگر کوئی بیماری ہے تو اس کا علاج کریں۔ حضرت نے فرمایا ان میں سے کوئی بات بھی نہیں بلکہ اللہ نے مجھے تمہاری طرف رسولؐ بنا کر بھیجا ہے اور ایک کتاب نازل کی ہے اگر تم نے ان باتوں کو قبول کر لیا جو میں لایا ہوں تو دنیا و آخرت میں تمہارا بھلا ہوگا اور اگر تم نے رد کر دیا تو میں صبر کروں گا یہاں تک کہ اللہ تمہارے اور میرے درمیان حکم کرے۔ انہوں نے کہا تو اپنے خدا سے کہئے کہ وہ ایک فرشتہ نازل کرے جو تمہاری تصدیق کرے اور یہ سے لیے خزانے، باغات اور محل سونے کے بنادے یا ہمارے اوپر آسمان گرادے جیسا کہ تمہارا گمان ہے۔ عبداللہ بن مخزومی نے کہا ہم تم پر ایمان نہ لائیں گے جب تک تم ایک سیڑھی آسمان تک بلند نہ لاؤ اور اس پر چڑھو نہیں اور ہم یہ تماشا دیکھیں۔ ابوجہل نے کہا یہ ہمارے معبودوں کو گالیاں دیتا ہے اور ہمارے اسلاف کو برا بھلا کہتا ہے میں نے عہد کیا ہے کہ جب یہ سجدہ میں ہوگا میں پتھر سے اس کا سر کچل دوں گا۔ حضرت یہ بدزبانیاں سن کر رنجیدہ لوٹے پس یہ آیت نازل ہوئی۔ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا

مِنَ الْاَرْضِ يَنْبُوْعًا (سورہ بنی اسرائیل ۱۷/۹۰)

ایک بار قریش نے کہا اے محمدؐ ہمیں موسیٰ و عیسیٰ و عاد و ثمود کے متعلق بتاؤ اور کوئی ایسا معجزہ دکھاؤ کہ ہم تمہاری تصدیق کریں۔ حضرت نے فرمایا تم کیا معجزہ دیکھنا چاہتے ہو۔ انہوں نے کہا کوہ صفا سونے کا ہو جائے اور ہمارے مردوں کو زندہ کیجئے تاکہ ہم آپ کے متعلق ان سے سوال کریں اور ملائکہ اور اللہ کو بلائیے تاکہ وہ آپ کی گواہی دیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں ان میں سے کوئی چیز دکھا دوں تو ایمان لاؤ گے انہوں نے کہا ہم تصدیق کریں گے اور آپ کی پیروی کریں گے۔ حضرت نے دعا کی کہ کوہ صفا سونے کا ہو جائے جبریل امین نازل ہوئے اور کہا خدا فرماتا ہے کہ یہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے اور ان پر سخت عذاب نازل کروں گا آیا تم پسند کرتے ہو یا یہ کہ یہ لوگ بعد میں اپنے عقیدے سے توبہ کر لیں فرمایا بہ نسبت عذاب کے مجھے توبہ پسند ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ (سورہ فاطر ۳۵/۴۲)

اور روایت ہے کہ قریش یہود و نصاریٰ پر لعنت کیا کرتے تھے اس جرم پر کہ وہ انبیاء کی تکذیب کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے اگر کوئی نبی آئے گا تو ہم اس کی مدد کریں گے لیکن جب حضرت مبعوث ہوئے تو ان کی تکذیب کی جیسا کہ قرآن نے خبر دی ہے۔ جب کوئی حضرت کے پاس آتا تھا تو ابولہب کو ساتھ لاتا تھا اور پوچھتا تھا تمہارے ابن عم کا کیا حال ہے وہ کہتا تھا جنون ہو گیا ہے۔

طارق محاربی کہتا ہے میں نے نبی کو بازار ذی المجاز میں دیکھا کہہ رہے تھے یاایہا الناس قولوا لا إله إلا الله تفلحوا اور ابولہب ان کو پیچھے سے پتھر مارتا تھا حضرت کے ٹخنے زخمی ہو گئے وہ کہتا جاتا لوگوں اس کی اطاعت نہ کرنا یہ جھوٹا ہے۔

ابوایوب انصاری سے مروی ہے کہ حضرت بازار ذی المجاز میں کھڑے خدا کی طرف بلا رہے تھے اور عباس کھڑے تھے کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ جھوٹا ہے اور ابولہب سے جا کر اس کا ذکر کیا دونوں پکار پکار کر یہ کہتے آئے کہ ہمارا بھتیجا بڑا جھوٹا ہے۔ یہ تمہیں تمہارے دین سے برگشتہ نہ کر دے حضرت بادل گرفتہ ابوطالب کے پاس آئے اور شکایت کی وہ ابولہب اور عباس کے پاس آئے اور کہا تمہارے ہاتھ قطع ہوں تمہارا کیا ارادہ ہے خدا کی قسم وہ صادق ہے۔

ابوجہل نے ایک دن حضرت سے کہا اے محمدؐ تمہارا یہ راستہ ہے اور ہمارا وہ تم اپنے دین و مذہب کے مطابق کام کرو اور ہم اپنے دین و مذہب کے مطابق اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ (سورہ حم السجدہ ۴۱/۵) حضرت ایک روز خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ عقبہ ابن ابی معیط نے اپنا عمامہ حضرت کی گردن میں ڈال کر کھینچا لوگوں نے اس کے ہاتھ سے چھڑایا۔ ایک روز آپ کوہ صفا پر تھے کہ ابوجہل نے گالیاں دیں اور حضرت کے سر پر پتھر مارا۔

حضرت ابو طالب کی مدد

طبری اور بلاذری میں ہے کہ جب آیہ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ (سورہ الحجر ۱۵/۹۴) نازل ہوئی اور حضرت نے لوگوں کو دعوت اسلام دی تو حضرت کے خلاف بت پرستوں نے ایک محاذ قائم کر لیا۔ ابو طالب آنحضرتؐ کی پشت پناہ تھے۔ ایک روز عتبہ، ولید، ابو جہل اور عاص ابو طالب کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ کا بھتیجا ہمارے معبودوں کو گالیاں دیتا ہے اور ہمارے دین کو عیب لگاتا ہے اور ہمارے عقلمندوں کو بے وقوف سمجھتا ہے ہمارے آباؤ اجداد کو گمراہ کہتا ہے پس یا تو اس کو روکیے ورنہ ہمارے حوالے کیجئے۔ جناب ابو طالب نے نرم گرم باتیں کر کے ان کو ٹال دیا۔

حضرت بدستور اپنا کام انجام دیتے رہے۔ بعض لوگ اسلام لے آئے قریش پھر ابو طالب کے پاس آئے اور کہنے لگے بیشک آپ کے لیے شرف و منزلت ہے۔ ہماری خواہش یہ ہے کہ آپ اپنے بھتیجے کو روکیں مگر وہ نہیں رکتا اور ہم اب اس حالت پر صبر نہیں کر سکتے کہ وہ ہمارے اسلاف کو گالیاں دے اور ہمارے عقلمندوں کو بے وقوف بنائے اور ہمارے خداؤں کی مذمّت کرے یہ سن کر ابو طالب نے آنحضرتؐ سے کہا قوم تمہاری شکایت کرتی ہے۔ حضرت نے کہا میں ان سے ایک ایسا کلمہ کہلوانا چاہتا ہوں جس سے عرب و عجم ان کے قبضہ میں آجائے گا۔ ابو طالب نے کہا وہ کیا کلمہ ہے فرمایا لا إله إلا الله جب ابو طالب نے قریش سے یہ کہا تو وہ غصّہ میں اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کیسی عجیب بات ہے کہ ہم بہت سے معبودوں کو چھوڑ کر صرف ایک خدا کی عبادت کرنے لگیں۔

ابن اسحٰق نے کہا کہ حضرت ابو طالب نے آنحضرتؐ سے فرمایا اے فرزند اتنا بوجھ مجھ پر نہ ڈالو جس کے اٹھانے کی مجھ میں طاقت نہیں حضرتؐ نے سمجھا کہ وہ آپ کی حمایت اور نصرت کو اپنے لیے بار سمجھ رہے ہیں۔ فرمایا اے چچا اگر یہ لوگ میرے داہنے ہاتھ پر سورج رکھدیں اور بائیں پر چاند تب بھی میں یہ قول ترک نہ کروں گا چاہے قتل ہی ہو جاؤں یہ کہہ کر حضرت رونے لگے یہ حال دیکھ کر حضرت ابو طالب کا دل بھر آیا اور کہنے لگے اچھا اب تم اپنے کام کو جاری رکھو میں تم کو ذلیل و رسوا نہ ہونے دوں گا۔ مروی ہے کہ حضرت نے کہا کہ خدا نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں اس کے دین حنیف کی طرف لوگوں کو بلاؤں۔ ابو طالب نے ہر طرح نصرت و امداد کا وعدہ کیا۔

امام زین العابدین سے مروی ہے کہ قریش حضرت ابو طالب کے پاس آئے اور کہا تمہارے برادر زادے اور ہمارے درمیان سمجھوتہ ہو جائے پوچھا کس طرح انہوں نے کہا نہ وہ ہمارے دین و مذہب کے بارے میں کچھ کہے نہ ہم اس کے بارے میں کچھ کہیں وہ ہم سے باز رہے ہم اس سے، اس کی دعوت الی اللہ نے ہمارے اور تمہارے دلوں میں فرق ڈال دیا ہے اور آپس میں عداوت پیدا کر دی ہے۔ ابو طالب نے حضرتؐ سے کہا تم نے سنا یہ لوگ کیا کہہ رہے تھے فرمایا اگر میرے بنو عم صلہ رحم چاہتے ہیں تو ان کو چاہیے کہ

میری دعوت لے اللہ قبول کریں اور میری نصیحت قبول کریں۔ مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں لوگوں کو اس کے دین کی طرف بلاؤں یہ وہی دین ہے جو ملتِ ابراہیم ہے جو قبول کرے گا خدا اس سے راضی ہوگا۔ اور جو نافرمانی کرے گا میں اس سے قتال کروں گا یہاں تک کہ اللہ میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کردے انہوں نے ابو طالب سے کہا محمدؐ سے کہو کہ ہمارے معبودوں کو برا کہنا چھوڑ دے۔ اگر وہ اپنے کو سچا جانتا ہے تو بتائے ہم میں سے کون ایمان لائے گا اور کون کافر رہے گا۔ اگر ہم سچا پائیں گے تو ایمان لے آئیں گے۔ اگر محمدؐ نہ مانے تو پھر ہم بھی اس کو اور اس کے خدا کو گالیاں دیں گے کیا خدا نے ان کو خاص طور سے ہماری ہی طرف بھیجا ہے یا عام لوگوں کی طرف۔ حضرت نے فرمایا میں تو تمام لوگوں کے لیے بھیجا گیا ہوں کالے ہوں یا گورے پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہوں یا سمندروں کی تہہ میں۔ میں ہر زبان میں تعلیم دوں گا۔ قریش اس پر بگڑ گئے اور کہنے لگے یہ اہل فارس اور روم کو معلوم ہوگیا تو وہ ہمارے ملک سے ہم کو نکال دیں گے اور کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔

مطعم بن عدی نے ابو طالب سے کہا جو تو م نے خواہش کی ہے اسے پورا کر دو تاکہ تم مصیبت سے چھوٹ جاؤ ابوطالب نے کہا انہوں نے انصاف سے کام نہیں لیا۔ یہ لوگ میری رسوائی کے خواستگار ہیں اور میرے خلاف لوگوں کو اکساتے ہیں پس جو ان کا دل چاہے کریں۔

الغرض جب قریش کو اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہوئی تو پھر مسلمانوں کو ستانے اور آنحضرتؐ کا مذاق اڑانے پر آمادہ ہوگئے تب آنحضرتؐ نے مسلمانوں کو حبش کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ رسولؐ کعبہ میں داخل ہوئے اور نماز شروع کی ابوجہل نے کہا کون ہے کہ اس کی نماز کو فاسد بنا دے یہ سن کر ابن زلعبری کھڑا ہوگیا اور نجاست وخون اٹھا کر حضرت پر ڈالا۔ ابو طالب اس وقت آگئے اور اپنی تلوار کھینچ لی۔ ان کو دیکھ کر وہ بھاگے اگر ان میں سے کوئی ٹھہر جاتا تو ابو طالب اپنی تلوار سے اس کے ٹکڑے اڑا دیتے۔ انہوں نے آنحضرتؐ سے پوچھا یہ تمہارے ساتھ یہ عمل کس نے کیا۔ فرمایا عبداللہ نے۔ ابوطالب نے وہ نجاست وخون اٹھا کر اس پر ڈالا پھر آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ اس نجاست کو آپ کی پشت سے دھوئیں اور ان لوگوں کو پکڑیں لیکن وہ بھاگ گئے۔

بخاری کی روایت ہے کہ جناب فاطمہ جب نجاست کو دھو رہی تھیں تو وہ بدبخت ہنستے تھے جب حضورؐ نے ان ظالموں سے نجات پائی تو بارگاہ باری میں عرض کی خداوندا ابوجہل ابن ہشام، عتبہ ابن ربیعہ، شیبہ ابن ربیعہ۔ عقبہ ابن ابی معیط اور امیہ بن خلف پر اپنا عذاب نازل کر۔ پس یہ لوگ جنگ بدر میں مارے گئے اور ان کی لاشوں کو کھینچ کر کنوئیں میں ڈال دیا گیا سوائے امیہ کے جس کو پتھروں سے مارا گیا آنحضرتؐ بدر کے کنوئیں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا تم اپنے نبی کے لیے بدترین قبیلہ تھے تم نے مجھے جھٹلایا اور دوسرے لوگوں نے تصدیق کی۔ تم نے مجھے نکالا اور دوسرے لوگوں نے پناہ دی تم نے قتال کی اور دوسروں نے میری نصرت کی۔ پھر فرمایا جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے سچا نہیں پایا۔ میرے رب نے جو وعدہ مجھ سے کیا تھا وہ میں نے سچ پایا اور پھر فرمایا جو کچھ میں کہہ رہا ہوں یہ لوگ سن رہے ہیں۔

تاریخ طبری اور بلاذری میں ہے کہ جب قریش نے آنحضرتؐ کے ساتھ اپنی قوم کی ہمدردی اور ابو طالب کی حمایت دیکھی تو ان کے پاس آئے اور کہا ہم آپ کے پاس قریش کا حسین و جمیل لڑکا عمارہ بن ولید لے کر آئے ہیں آپ اس کو شوق سے پرورش کیجئے اور جو مال اس کا ہمارے پاس ہے وہ بھی لے لیجئے اور اس کے عوض اپنے بھتیجے کو ہمارے حوالے کر دیجئے جس نے ہماری جماعت میں تفرقہ ڈال دیا ہے اور ہمارے عقلمندوں کو بے وقوف بنایا ہے ہم اس کو قتل کر دینا چاہتے ہیں ابو طالب نے کہا کیا خوب تمہارے بیٹوں کو تو میں پالوں پوسوں اور اپنے بیٹے کو قتل کرنے کے لیے تمہارے حوالے کر دوں۔ یہ ہرگز نہ ہوگا کیا یہ تم کو معلوم نہیں کہ ناقہ جب اپنے بچے کو کھو دیتا ہے تو وہ غیر کے بچے کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ انہوں نے زبردستی حضرت کو لے جانا چاہا مگر حضرت ابو طالب نے باز رکھا۔

مقاتل میں ہے جب قریش نے دیکھا کہ آنحضرتؐ کی تبلیغ روبہ ترقی ہے تو کہنے لگے ہم محمدؐ میں کبر و غرور کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتے ضرور وہ یا ساحر ہے یا مجنون اور انہوں نے معاہدہ کیا کہ جب ابو طالب مر جائیں تو تمام قریش جمع ہوں اور سب مل کر محمدؐ کو قتل کر دیں جب یہ خبر ابو طالب کو پہنچی تو آپ نے بنی ہاشم کو جمع کر کے یہ وصیت کی کہ محمد کی طرف سے غافل نہ رہنا ہمارے آبا اور علماء نے خبر دی ہے کہ محمد نبی صادق اور امین ناطق ہیں ان کی شان بہت اعظم ہے اور ان کا مرتبہ پیش خدا بہت بلند ہے تم ان کی دعوت کو قبول کرو اور ان کی نصرت پر جمع ہو جاؤ ان کے دشمن کو دفع کرو تمہارے لیے یہ شرف باقی رہنے والا ہے ابدالآباد تک اور حضرت حمزہ کو خصوصیت سے وصیت کی کہ ان کا اتباع کرو۔

ایک روز جناب حمزہ کمان لیے شکار سے لوٹ رہے تھے تو آنحضرتؐ کو اپنی بہن کے گھر روتا اور بہن کو گریاں پایا پوچھا کیا معاملہ ہے فرمایا اے چچا حمایت جاتی رہی جو مصیبت میرے اوپر ابو الحکم بن ہشام کے ہاتھوں نازل ہوئی ہے اگر آپ برائی تو کیا آپ صبر کر سکتے تھے اس نے مجھے کعبہ میں بیٹھا پایا تو گالیاں دیں اور اذیت پہنچائی یہ سن کر جناب حمزہ غصے میں بھرے ہوئے بیت میں آئے اور اپنی کمان کو ابو جہل کے سر پر اس زور سے مارا کہ اس کا سر پھٹ گیا۔ اس کے رشتہ داروں نے حمزہ کو مارنا چاہا ابو جہل نے کہا حمزہ کو چھوڑ دو تاکہ یہ ہماری ضد میں مسلمان نہ ہو جائیں۔ پھر جناب حمزہ کے پاس آئے اور کہا اس نے جو تمہارے ساتھ کیا تھا اس کی سزا پالی مگر آنحضرتؐ خوش نہ ہوئے اور فرمایا اے چچا آپ بھی تو ان ہی میں سے ہیں۔ حضرت کی اس بات نے اثر کیا اور حمزہ ایمان لے آئے۔ جب قریش کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ نے حمزہ کو مسلمان کر لیا اور وہ ان کی طرفداری کریں گے۔ نیز یہ کہ اسلام قبائل میں شائع ہو رہا ہے تو انہوں نے جمع ہو کر آنحضرتؐ کے قتل کا منصوبہ تیار کیا۔ دارالندوہ میں بنی ہاشم کے خلاف یہ معاہدہ ہوا کہ ان کا بائیکاٹ کر دیں اور جب تک وہ رسول اللہؐ کو سپرد نہ کر دیں نہ ان سے کوئی کلام کرے نہ تزویج اور نہ خرید و فروخت کریں۔ اس معاہدہ پر چالیس آدمیوں نے مہر لگائی اور کعبہ میں ایک صندوق کے اندر رکھ دیا۔

یہ حال دیکھ کر ابو طالب نے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو اپنے شعب میں جمع کیا اور یہ محصور چالیس آدمی تھے مومن اور کافر دونوں۔ ابولہب اور ابوسفیان علیحدہ رہے انہوں نے مخالفین رسولؐ سے اتحاد کیا ابو طالب نے قسم کھائی کہ اگر محمدؐ کے کانٹا

بھی چیچے گا تو اسے بنی ہاشم اس کا الزام تم پر عائد ہوگا۔ اس کے بعد آپ نے شعب کو محفوظ کیا رات دن ابوطالب خود پہرہ دیتے تھے ابوجہل عاص بن وائل اور نضر بن الحرث بن کلدہ وعقبہ بن ابی معیط نے یہ طریقہ کار اختیار کیا کہ جب شعب کی طرف جانے والے راستوں پر بیٹھتے اور جسے دیکھتے کہ سامان بیچنے کی غرض سے شعب کی طرف جا رہا ہے تو اسے مارتے پیٹتے اور لوٹ لیتے۔ جناب خدیجہ نے محصورین کی ضروریات میں اپنا مال کثیر صرف کیا۔

ابوطالب نے آنحضرتؐ کی نگہداشت غیر معمولی طور پر کی۔ جہاں حضرت اوّل شب میں سوتے کچھ رات گئے آپ وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہ لٹاتے اور علی کو آپ کی جگہ سلاتے اور اس پر بھی آپ کی نگرانی کے لیے اپنے بیٹوں اور بھتیجوں کو معین کرتے ایک دن حضرت علی نے کہا ممکن ہے کہ کسی روز میں قتل کر دیا جاؤں ابوطالب نے فرمایا بیٹا صبر کے کام لو صبر سب سے بہتر ہے۔

یہ محصورین امن و امان میں نہ تھے سوائے موسم عمرہ یعنی ماہ رجب اور موسم حج ذی الحجہ کے۔ اسی زمانہ میں خرید و فروخت کرتے تھے اور آنحضرت ہر موسم میں قبائل عرب کا دورہ کرتے تھے اور فرماتے تھے تم نے میرے لیے روک پیدا کر دی اور کلام خدا کے تلاوت کرنے کی مجھے اجازت نہ دی جس کا ثواب عنداللہ جنت ہے ابولہب پیچھے لگا رہتا تھا جہاں حضرت وعظ فرماتے وہ کہتا یہ میرا بھتیجا جھوٹا اور ساحر ہے

قریش نے ایک بار ابوطالب کو پیغام دیا کہ تم ہمیں محمدؐ کو قتل کرنے کے لیے دیدو ہم تمہیں اپنا سردار تسلیم کر لیں گے ابوطالب نے ان کو جھڑکا اور ایک پُر زور قصیدہ آپ کی تعریف میں پڑھا جس کو سُن کر وہ مایوس ہو گئے۔

ابوالعاص بن ربیع رات کو گیہوں اور کھجوریں پوشیدہ طور سے لے کر شعب کے دروازہ پر آتا تھا اور صبح تک وہیں رہتا تھا آنحضرتؐ نے اس فعل کی تعریف کی ہے۔ بنی ہاشم شعب میں چار سال تک محصور رہے اور ابن سیرین نے تین سال لکھے ہیں۔

شرف المصطفیٰ میں ہے کہ جو معاہدہ کا کاغذ کعبہ میں رکھا گیا تھا خدا کے حکم سے دیمک نے اسے چاٹ لیا جبرئیل نے آنحضرتؐ کو خبر دی اور آنحضرتؐ نے ابوطالب کو بتایا۔ ابوطالب قریش کے پاس خانہ کعبہ میں آئے قریش نے ان کی بڑی تعظیم کی اور کہا کیا آپ کا ہم سے ملنے کا ارادہ ہے اور اپنے بھتیجے کو ہمارے سپرد کرنے کا۔ فرمایا میں اس لیے نہیں آیا بلکہ میرے بھتیجے نے ایک خبر دی ہے اور اللہ نے اسے بتایا ہے کہ تمہاری دستاویز معاہدہ دیمک نے چاٹ لی۔ لہٰذا تم اس تحریر کو منگا کر دیکھو اگر میرے بھتیجے کی بات سچ ہے تو اللہ سے ڈرو اور اپنے ظلم سے باز آؤ اور جو قطع رحم کیا ہے اس پر نادم ہو۔ اور اگر یہ بات غلط ثابت ہو تو میں محمدؐ کو تمہارے حوالے کر دوں گا۔ انہوں نے وہ تحریر منگا کر مُہر کو توڑا دیکھا تو اس میں سوائے باسمک اللھم اور اسم محمد اور کچھ باقی نہ تھا۔ ابوطالب نے کہا اللہ سے ڈرو اور ظُلم سے باز آؤ۔

یہ سُن کر وہ خاموشی سے اُٹھ چلے گئے۔ آنحضرتؐ نے ابوطالب سے کہا اب شعب سے نکلیے۔ اس معاہدہ کو دیمک چاٹنے کے بعد قریش کے سات آدمی نقض عہد پر آمادہ ہوئے۔ مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف۔ زہیر بن اُمیہ مخزومی داماد ابوطالب شوہر عاتکہ اور ہشام بن عمرو بن لوی ابن غالب۔ ابوالبختری بن ہشام وزمعہ بن اسود بن المطلب انہوں نے کہا کہ خدا نے اس تحریر کو برباد کیا پس اب اس کی پابندی لازم نہیں اور ارادہ کیا انہوں نے قطع تعلق کا منصور بن عکرمہ سے جس کو خدا نے مشلول کر دیا

کر دیا تھا۔ اس کے بعد حضرت نے تبلیغ کا کام شروع کر دیا۔

وفات ابو طالب کے بعد قوم کا سلوک

ابو طالب کی وفات کے بعد کوئی آنحضرتؐ کا ناصر و مددگار نہ رہا۔ طرح طرح سے مشرکوں نے آنحضرتؐ کو ستانا شروع کیا حضرت کے سر پر مٹی ڈالتے تھے۔ پتھر برساتے تھے جب آیہ تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ (سورۃ اللہب ۱۱۱/۱) نازل ہوئی تو ام جمیل زوجہ ابولہب جو معاویہ کی پھوپھی تھی غصہ میں بھری ہوئی آئی ہم دین محمدؐ کے دشمن ہیں ہم اس کے امر رسالت کے خلاف ہیں۔ حضرت مسجد میں تشریف فرما تھے لوگوں نے کہا جمیل آرہی ہے ہمیں خوف ہے کہ وہ آپ کو دیکھے تو برا بھلا کہے گی حضرت نے فرمایا وہ مجھے ہرگز نہ دیکھے گی وہ حرم کے دروازہ پر آکر کھڑی ہوئی اور کہنے لگی مجھے خبر ملی ہے کہ تمہارے صاحب نے میری ہجو کی ہے لوگوں نے کہا خدا کی قسم انہوں نے تیری ہجو نہیں کی اور یہ کہہ کر چل دی قریش نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کا بیٹا سردار ہے۔

ابو طالب کی وفات کے بعد حضرت کے مصائب میں جب اضافہ ہوا تو آپ نے طائف کا قصد کیا اس امید میں کہ وہاں کے سردار عبدنا یل مسعود و حبیب بنی عمرو ابن نمیر ثقفی مدد کریں گے مگر انہوں نے دعوت حق کو قبول نہ کیا اور ان کے احمق حضرت پر پتھر برسانے لگے جن سے حضرت زخمی ہوگئے۔ حضرت نے ان سے چھٹکارا حاصل کر کے ایک پہاڑ کے سایہ میں پناہ لی اور فرمایا خداوندا میں اپنی کمزوری اور بے لبسی اور کمی نصرت کی تجھ سے شکایت کرتا ہوں اور اس توہین کی جو لوگوں نے کی ہے تو ارحم الراحمین ہے ربیعہ کے دونوں بیٹوں عتبہ شیبہ نے اپنے غلام عداس کے ہاتھ ایک طبق انگوروں کا بھیجا یہ غلام نصرانی تھا حضرت نے بسم اللہ کہہ کر ہاتھ بڑھایا۔ غلام نے کہا کہ یہاں کے لوگ تو ایسا نہیں کہتے حضرت نے پوچھا تو کہاں کا رہنے والا ہے اس نے کہا کہ نینوا کا فرمایا وہ شہر مرد صالح یونس بن متی کا ہے اس نے کہا کیا آپ ان کو جانتے ہیں۔ فرمایا میں اللہ کا رسولؐ ہوں۔ خدا نے مجھے یونس کے حال سے آگاہ کیا ہے یہ سن کر عداس سجدہ میں گر پڑا اور حضرت کے دونوں پیروں کو جو خون آلود تھے بوسہ دیا عتبہ نے اپنے بھائی سے کہا تیرا غلام بدعقیدہ ہوگیا جب وہ وہاں سے لوٹا تو آنحضرتؐ کی گفتگو اس سے پوچھی اس نے کہا واللہ یہ صادق ہے وہ بولے یہ شخص معاذاللہ بڑا دھوکہ باز ہے کہیں ایسا نہ ہو تجھے نصرانیت سے برگشتہ کر دے۔ اگر محمدؐ نبی ہوتے تو نبوت ان کو عورتوں کی طرف توجہ سے روک دیتی اور معجزات پر اور اپنے اقارب کو موت سے بچانے پر قادر ہوتے۔

امام حسن عسکری علیہ السلام سے مروی ہے کہ ابوجہل نے مدینہ میں آنحضرتؐ کو ایک خط میں لکھا کہ تمہارے سر میں جو خیالات سمائے ہوئے ہیں انہوں نے تمہیں مکہ سے نکلوا کر مدینہ پہنچایا اور یہ جب تک رہیں گے لوگوں کو تم سے متنفر بنائے رکھیں گے حضرت نے جواب میں لکھا اے ابوجہل تو مجھے مصائب و آلام سے ڈراتا ہے حالانکہ رب العالمین نے مجھ سے نصرت و ظفر کا وعدہ کیا ہے اور اللہ

اللہ کی خبر سچ ہے اور اس کا قبول کرنا حق ہے کہ محمدؐ کو نقصان وہی پہنچائے جسے اس نے ذلیل کیا ہے اور اس پر خدا کا غضب ہے۔ خدا اپنے فضل و کرم سے میری مدد کرے گا۔ ابوجہل تو وہ کہہ رہا ہے جو شیطان نے تیرے دل میں ڈالا ہے اور میں یہ کہہ رہا ہوں جو رحمٰن نے میرے دل میں ڈالا ہے تیرے اور ہمارے درمیان حرب کافی ہے۔ انیس دن کے اندر میرے کمزور صحابیوں کے ہاتھوں اللہ تجھے قتل کرڈالے گا۔ تو عتبہ، شیبہ اور ولید اور فلاں فلاں قبیلہ قریش کے لوگ عنقریب بدر کے کنوئیں میں ڈالے جائیں گے اور تم میں سے ستر آدمی قتل ہوں گے اور ستر آدمی اسیر ہوں گے اور فدیہ دے کر چھوٹیں گے۔ پھر آپ نے مسلمانوں سے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ ان میں سے ہر ایک کی جائے قتل دکھادوں۔ آؤ بدر کی طرف میرے ساتھ چلو یہ ہی ان سے مقابلہ کی جگہ ہے بس سوائے حضرت علیؑ کے کوئی چلنے پر تیار نہ ہوا۔ پھر آپ نے یہود سے کہا کہ ایک قدم اُٹھاؤ اللہ تمہارے لیے طیِّ ارض کردے اور وہاں پہنچادے گا اس قوم نے ایک قدم کے بعد دوسرا قدم اٹھایا تھا کہ چاہِ بدر کے پاس تھے۔ فرمایا یہ تڑپنے کی جگہ عتبہ کی ہے یہ شیبہ کی یہ ولید کی اسی طرح ستر کی جائے قتل بتادی اور ایک ایک اسیر کا نام بتادیا آخر میں فرمایا یہ جائے قتل ابوجہل کی ہے۔

مشرکین اور کید شیاطین سے حفاظت

جابر ابن عبداللہ انصاری سے مروی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا ایک روز ایک درخت کے نیچے اپنی تلوار اس میں لٹکا کر سو رہے تھے ایک عرب آیا اور حضرت کی تلوار اپنے قبضہ میں کرکے سرہانے کھڑا ہوگیا جب حضور بیدار ہوئے تو کہنے لگا اے محمدؐ بتاؤ اب تم کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا۔ فرمایا میرا اللہ۔ اس کے بعد آپ نے جھپٹ کر تلوار اس کے ہاتھ سے چھین لی اور فرمایا اب بتا تجھے میرے ہاتھ سے کون بچائے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ایک وقت تک اپنے مقام پر بیٹھے رہے۔ یہ شخص دعثور ابن الحارث تھا حضور نے تلوار اس سے چھین کر فرمایا اب بتا تجھے کون بچائے گا۔ اس نے کہا کوئی نہیں۔ میں عہد کرتا ہوں کہ اب تمہیں کبھی قتل نہ کروں گا اور نہ آپ کے دشمن کی مدد کروں گا۔ رسولؐ خدا نے اس کو چھوڑ دیا جب وہ پلٹا تو لوگوں نے اس سے حال پوچھا۔ اس نے کہا میں نے ایک طویل القد آدمی کو دیکھا جو سفید رنگ تھا اس نے میرے سینے پر چوٹ ماری میں سمجھتا ہوں وہ فرشتہ تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ شخص اسلام لے آیا اور بعد میں اپنی قوم کو دعوتِ اسلام دینے لگا۔

حذیفہ اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ ایک روز جب آنحضرتؐ نماز پڑھ رہے تھے ابوجہل اس ارادہ سے آیا کہ آپ کی گردن پر سوار ہو جائے لیکن وہ اُلٹے پاؤں پلٹا لوگوں نے پوچھا ایسا کیوں کیا۔ اس نے کہا میں نے دیکھا کہ میرے اور محمدؐ کے درمیان

ایک خندق ہے اور اس میں آگ بھڑک رہی ہے اور پر والے ملائکہ ہیں جن سے محمد کہہ رہے ہیں اگر یہ میرے پاس آئے تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی ۝ عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ۝ (سورۃ العلق ۹۶)

ابن عباس سے مروی ہے کہ کفار قریش حجر اسود کے پاس جمع ہوئے اور لات وعزی کی قسم کھا کر یہ معاہدہ کیا کہ جب محمدؐ کو دیکھیں قتل کر ڈالیں جناب فاطمہ روتی ہوئی حضرت کے پاس آئیں اور ان کی گفتگو بیان کی آپ نے فرمایا بیٹی وضو کے لیے پانی لاؤ پس آپ نے وضو کیا اور کعبہ کی طرف چلے۔ جب انہوں نے دیکھا تو کہنے لگے وہ آ رہا ہے پس ان کے سر جھک گئے اور ان کی ٹھوڑیاں سینہ میں گھس گئیں اور کسی کو حضرت کے پاس آنے کی جرأت نہ ہوئی ۔ حضرت نے ایک مٹھی خاک لے کر ان کی طرف پھینکی اور فرمایا، شاھت الوجوہ پس جس پر وہ مٹی پڑی وہ روز بدر قتل ہوا۔

محمد ابن اسحٰق سے مروی ہے کہ جب حضرت ہجرت کر کے چلے تو سراقہ بن جعشم نے آپ کا تعاقب کیا جب آنحضرتؐ نے دیکھا تو بد دعا کی اس کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے یہ دیکھ کر وہ فریاد کرنے لگا حضرت نے دعا کی گھوڑا باہر نکل آیا تین بار ایسا ہی ہوا۔ چوتھی بار اس نے اقرار کیا کہ اب تعاقب نہ کرے گا۔

ایک روز آنحضرتؐ مکہ میں جا رہے تھے ابوجہل نے ایک پتھر آپ کی طرف پھینکا جو سات دن اور رات معلق رہا انہوں نے کہا اسے کس نے فضا میں روکا۔ حضرت نے فرمایا جس نے آسمانوں کو بغیر ستون بلند کیا۔

عکرمہ سے مروی ہے کہ غزوہ حنین میں شیبہ بن عثمان نے حضرت پر داہنی طرف سے حملہ کیا۔ عباس نے روکا وہ بائیں طرف آیا یہاں ابوسفیان بن الحارث کو پایا پھر پیچھے کی طرف آیا تو آگ بھڑکتی دیکھی مجبور ہو کر لوٹ گیا۔ حضرت نے فرمایا اے شیبہ میرے قریب کیوں نہیں آتا۔ پھر فرمایا خداوندا اس سے شیطان کو دور کر چنانچہ وہ اسلام لے آیا۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ عامر بن طفیل نے اربد بن قیس سے کہا کس چیز نے تجھے چند بار قتل محمد سے روکا اس نے کہا میں نے دو بار ارادہ کیا پس ایک دیوار حائل ہو گئی لوہے کی۔ کلبی کی روایت ہے کہ اس نے تلوار کھینچی لیکن اسے اٹھانے اور چلانے پر قادر نہ ہوا۔ حضرت نے ان دونوں کے لیے بد دعا کی پس یہ دونوں ہلاک ہو گئے۔

ابن عباس، انس اور عبداللہ بن مغفل سے مروی ہے کہ مکہ کے اسی آدمی کوہ تنعیم سے اترے صبح کے وقت سال حدیبیہ میں تاکہ ان کو قتل کریں آنحضرت ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے اور آپ کے سامنے علی صلحنامہ لکھ رہے تھے اور آنحضرتؐ دیکھ رہے تھے کہ تیس آدمی ارادۂ قتل سے آگے بڑھ رہے ہیں حضرت نے ان کے لیے بد دعا کی وہ سب اندھے ہو گئے اور پھر ہم سے تعارض نہ کیا۔

آنحضرتؐ کا استہزا کرنے والی ایک جماعت تھی جیسے ولید بن مغیرہ۔ اسود بن عبد الیغوث ابوزمعہ اسود بن المطلب عاص بن وائل وغیرہ جو تقریباً اٹھارہ آدمی تھے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ہلاک کیا انہوں نے حضرت سے کہا تھا ہم تم کو دوپہر تک کی مہلت دیتے ہیں اگر تم اپنے قول سے باز آگئے تو خیر ورنہ ہم تم کو قتل کر دیں گے۔ آنحضرتؐ اپنے گھر تشریف لائے اور دروازہ بند کر لیا جبریل امین آئے

اور کہا خدا علیہ السلام فرماتا ہے فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ (سورہ الحجر ۱۵/۹۴) (جو حکم دیا گیا ہے اسے بیان کرو میں تمہارے ساتھ ہوں اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کی اطاعت کروں جب حضرت کعبہ میں آئے تو اسود بن عبد المطلب نے آپ کے منہ پر ایک ہرا پتہ مارا حضرت نے دعا کی خدا وندا اسے اندھا کر دے اور اس کو بیٹے کی موت میں غم میں مبتلا کر چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اس کی آنکھ کی طرف اشارہ کیا پس وہ اندھا ہو گیا۔ اپنا سر دیواروں سے پٹکتا تھا یہاں تک کہ اسی حالت میں مر گیا پھر اسود بن عبد یغوث کے بطن کی طرف اشارہ کیا اسے استسقا کی بیماری ہو گئی اور مر گیا ولید کے پیر میں تیر کا زخم تھا اس میں کانٹا چبھ گیا آخر اس کی پنڈلی بیکار ہو گئی اور وہ مرتے دم تک مریض ہی رہا عاص کا یہ حشر ہوا کہ نکلا تو لو نے اسے مار دیا۔ حرث مار گزیدہ ہو کر مرا، اسود بن الحرث نے مچھلی کھائی جس سے ایسی تشنگی بڑھی کہ پانی پیتے پیتے مر گیا۔ نیھلہ ابن علم طائف جاتا تھا راستہ گم کر کے مر گیا۔ عیطلہ کو استسقا ہو گیا اور آنکھ میں کانٹا چبھا جس سے آنکھ نکل پڑی۔

ابولہب کی یہ صورت ہوئی کہ اس نے ابوسفیان سے بدر کا قصہ پوچھا اس نے کہا جب ان سے مقابلہ ہوا تو انہوں نے ہم کو قتل کیا اور قید کیا۔ ہم نے ایک سفید رنگ کے لوگوں کو دیکھا جو مابین آسمان و زمین ابلق گھوڑوں پر سوار تھے ابو رافع نے ام الفضل بنت عباس سے کہا وہ ملائکہ تھے ابولہب نے یہ سن کر ابو رافع کو مارا ام الفضل نے اس کے سر پر ایک چوب خیمہ کو مارا جس سے اس کا سر پھٹ گیا سات دن زندہ رہا اس کو تین دن اس کے بیٹوں نے بے دفن پڑا رکھا پھر اس کو ایک اونچی دیوار پر دفن کیا جس کو لوگ پتھر مارتے تھے یہاں تک کہ وہ چھپ گئی۔

ابوجہل کے متعلق یہ ہے کہ اس نے قسم کھائی تھی کہ محمد کو دیکھے گا تو ان کا سر پھاڑ ڈالے گا۔ حضرت حجر کے قریب نماز پڑھ رہے تھے کہ وہ آیا اور اس کے ہاتھ میں پتھر تھا تاکہ حضرت کے سر پر مارے جوں ہی اس نے ہاتھ اٹھایا اس کی گردن سے جا لپٹا اور پتھر ہاتھ میں چپک گیا جب اپنے اصحاب کی طرف لوٹا تو ان سے یہ حال بیان کیا تب وہ اس کے ہاتھ سے گرا۔ بنی مخزوم کے ایک شخص نے کہا کہ میں اس پتھر سے محمد کو قتل کروں گا وہ وہاں سے کعبہ میں آیا حضرت نماز پڑھ رہے تھے جب اس نے پھینکنا چاہا تو اللہ نے اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا وہ آوازیں سنتا تھا مگر دیکھتا نہ تھا پس اپنے اصحاب کے پاس آیا تو وہ اسے دکھائی نہ دیے لوگوں نے کہا تو نے کیا کیا اس نے کہا میں ان کو دیکھتا نہ تھا صرف آواز سنتا تھا میرے اور ان کے درمیان سانڈ حائل تھا اگر میں قریب جاتا تو وہ مجھے کھا لیتا۔

ابن عباس نے آیہ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ (سورہ یٰسین ۳۶/۹) کی شان نزول میں لکھا ہے کہ قریش نے یہ طے کیا کہ اگر محمد ادھر آئیں تو سب مل کر حملہ کر دو جب حضرت آئے تو ان کے اور حضرت کے درمیان ایک دیوار حائل ہو گئی جس سے وہ حضرت کو نہ دیکھ سکے حضرت جب نماز پڑھ کر نکلے تو ایک مشت خاک ان کے سروں پر ڈال دی جس سے وہ حضرت کو نہ دیکھ سکے۔ جب حضرت چلے گئے اور ان کی آنکھیں کھلیں تو کہنے لگے یہ جادو تھا۔